کالا کوا

مترادھر کھانا کیسا



شیخ التفسیر و الحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر

از قلم
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

خطیب اہلسنت

باہتمام
مولانا سید حمزہ علی قادری

عطاری پبلیشرز

دوکان نمبر 12 شاہراہ فیضان مدینہ (لی روڈ)، ڈاکخانہ، لیاقت آباد کراچی

فون: 0300-9279354 - 0320-4333547

آمین زور سے کہنا کیسا؟

الصلوۃ والسلام علیک

یارسول اللہ ﷺ

کالا کوّا کہنا کیسا؟

میثم قادری

مصنف:

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ
بہاولپور پاکستان

باہتمام:

حضرت علامہ محمد حمزہ علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر

عطاری پبلشرز، ٹریڈ ایونیو نائن فلور، کمرہ نمبر 48-47
حسرت موہانی روڈ نزد چیمبر آف کامرس، (مدینۃ المرشد) کراچی
فون 2432429 موبائل 0320-4333547

کالا کوّا کھانا کیسا؟

نام کتاب : **کالا کوّا کھانا کیسا؟**

مصنف: محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ بہاولپور پاکستان

بااہتمام : حضرتِ علامہ محمد حمزہ علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر: **عطاری پبلشرز**، ٹریڈ ایونیو میزنائن فلور، کمرہ نمبر 48-47

فون 2432429 موبائل 0320-4333547

ضخامت ; 32 صفحات

ہدیہ ; 22 روپے

کمپوزنگ ; عمیر / عبید رضا عطاری کمپوزنگ (603734)

☆ملنے کا پتہ☆

۱۔مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔

۲۔مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبرا کراچی فون 4943368

۳۔صفہ پبلشرز سولجر بازار، گلزار حبیب کراچی

۴۔مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/ شہید مسجد کھارادر کراچی، 2314045

۵۔مکتبہ المصطفیٰ /۴۔مکتبہ قاسمیہ رضویہ /برائٹ کارنر، سبزی منڈی کراچی۔

۶۔ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918

۷۔مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی فون 2637897

۸۔مکتبہ البصریٰ چھوٹی گٹی حیدرآباد سندھ فون 641926

۹۔مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور/ ۹۔سنی کتب خانہ۔مرکز

۱۰۔اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۱۱۔قادری کتب خانہ، ۹۰ سیکھٹی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون: 591008

۱۲۔مکتبہ ضیائیہ بوھر بازار راولپنڈی فون 552781 ۱۳۔مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔۱۴۔مکتبہ قطب مدینہ، صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی۔

فہرست

بسم الله الرحمن الرحیم

لا اله الله الحق المبین والصلوة والسلام علی سید المرسلین
وعلی آله واصحابه اجمعین

امابعد! کوے کی حلت کے بارے میں وہابی دیوبندی صاحبان بڑا شور مچاتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں اسے کھایا جاتا ہے، عوام پر اس کا گہرا اثر پڑتا ہے کہ شریعت سے بیزاری کا خطرہ ہے اور پھر چونکہ یہ حلت وحرمت کا بلجے تقوی طہارت مقدی حدود فرض اولین واصول سے سمجھا جاتا ہے اسی لیے چند سطور سپردِ قلم کرتا ہوں۔

گر قبول افتد! زہے عز و شرف

وہابیوں دیوبندیوں کے پاس حلت کی کوئی دلیل نہیں سوائے اس کے کہ ان کے ایک مولوی رشید احمد نے اس کا کھانا ثواب کہہ دیا ہے اب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خرما و ثواب کہ کوا مفت کا شکار بھی ہے اور پھر بقول مرشد ثواب بھی، چنانچہ دیوبندی فرقہ کے قطب العلم مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۹۶ مطبوع سعید کمپنی کراچی میں ہے۔

سوال: جس جگہ فراغ معروضہ کوا اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔

قاعدہ:

حلال وحرام جانوروں کی حلت وحرمت علت پر موقوف ہے۔

فائدہ:

حلت وحرمت کی تحقیق سے پہلے یہ متعین ہونا ضروری ہے کہ جس کوا میں اختلاف ہے اسے عربی میں کیا کہتے ہیں، فقہاء کرام نے جو کوے کی متعدد قسمیں لکھیں ان میں یہ کوا کونسی قسم ہے۔ اور وہ یہ بھی لکھیں اسے کہ کوا اگرچہ ابقع ہو تب بھی وصف خلط اس کی حلت کے لیے کافی ہے کیونکہ فقہاء کرام نے حلت وحرمت کا دروامدار صرف اکل نجاست وعدم اکل پر نجاست پر رکھا ہے۔

وہابی دیوبندی کبھی اسے عقعق بتاتے ہیں اور کبھی عزاب الزرع (اس کی تحقیق آگے آئے گی انشاءاللہ)

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کوا اگرچہ ابقع ہو تب بھی وصف خلط اس کی حلت کیلیے کافی ہے کیونکہ فقہاء کرام نے حلت وحرمت داز و بلار صرف اکل انجاست وعدم اکل نجاست رکھا ہے۔

فاسق کوا:

حقیقت یہ ہے کہ کوہ معروف فواسق خمس میں سے ہے اور اس کی علت وحرمت میں دیوبندیوں کو غلطی ہوئی ہے کہ علت حرمت کیا ہے اکل نجاست یا فسق یا سبعت (درندگی اس کی تحقیق بھی ہم آگے چل کر عرض کریں گے (انشاءاللہ)

علامات حرام کوّا

ناظرین کو یقین ہونا چاہیے کہ جو کوا'' بالاتفاق حرام ہے اس کی فقہاء کرام نے علامتیں بتائی ہیں ان میں دو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ صاحب مواہب الدنیہ امام علامہ قسطلانی شرح بخاری صفحہ ۳۹۱ جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔

ینقرو طحرا البغیرو نیزع عینه ویختلس اطعمة الناس

کوے کا فسق یہ ہے کہ اونٹ کی مجروح پیٹھ پہ چونچ مارتا اور اس کی آنکھ نکال دیتا ہے اور لوگوں کا مقام اٹھاسے جاتا ہے۔

۲۔ تیسرا القاری فارسی شرح بخاری میں علامہ شیخ نور الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں فاسق بودن عزاب به نست که کاوش می کند پشت مجرح دوراب را وچشم می کنند(صفحہ ۱۵۵ صفحہ ۲ ترجمہ اس طرح ہے جو عربی عبارت کا ہے۔)

دعوتِ غور وفکر

تمام اہلِ اسلام ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارا ملکی کوا (بقول گنگوہی زاغ معروف) نجاست خور نہیں وہ اس کا عاشق بھی ہے یقین نہ آئے تو اسے مردود اور گندگیوں پر طواف کرتے دیکھ لیجئے اور مردہ جانوروں بالخصوص اونٹ وغیرہ کی حالت زار قابلِ رحم ہوتی ہے جب یہ کالے کوے اس کی پیٹھ سے کیا اور کتنا ظلم وستم کرتے ہیں اور اس کالے کوے کی شرارت کو کون نہیں جانتا کہ یہ لوگوں کے کھانے پینے کی چیزوں کے لیے جھپٹا اور بچوں سے روٹی چھیننے کی ضرب المثل سے کون ناواقف ہے کہ چیزیں کیسے جھپٹتا ہے۔

نکتہ:

فاسق مجرم انسان کی صفت ہے، لیکن کوے کی خباثت کی وجہ سے مجازاً اسے فاسق کہا جاتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حل وحرم میں ساقط الحرمتہ ہونے کے سبب سے فاسق کہلاتا ہے یعنی کوا کسی جگہ حرمت نہیں رکھتا۔ جہاں چاہو اسے قتل کر سکتے ہو موطا کی تعلیقات میں ہے۔

فسقهن خبثهن وكثرة ضرر هن ا ه ان پانچ کا فسق ان کی خباثت اور

نقصان وضرر زیادتی ہے یعنی یہ ہرایک کا نقصان کرتے ہیں۔

فائدہ:

اہلِ انصاف نظرِ غائر سے ملاحظہ فرمائیں کہ فاسق البقع کی خباثت میں رفقہا نے کس قدر جزم کیا ہے، لیکن فرقہ دیو بندی حکم جازم کوترک کر کے صیغہ تمریض سے ضعف و ناقابلِ استدلال بتایا ہے۔

شاید دیو بندیوں نے اس متفق علیہ معنے لینے میں اس سے جتنا تامل کیا ہے کہ اگر فسق کے یہ معنے لے کر البقع کی تفسیر کی جائے گی تو یہ کوا بلا تامل حلت کے دائرہ سے خارج اور محرمات کی قطار میں شمار کرنا پڑے گا، کیونکہ فسق اگر ان معاملات کی وجہ سی ہے تو یہ یک بیک اس میں موجود ہیں جس پر بلاتردد یہ کوا وہی ابقع کہا جائے گا جس کی حرمت پر فقہاء ومحدثین متفق ہیں، لیکن جب سرمے سے فسق کے معنے ہی بدل دیے جائیں تو پھر معاملہ صاف ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر فرضا یہ بھی تسلیم کرلیں کہ یہ علت خروج عن الحرمتہ کے لیے ہے تو یہ سب کو معلوم ہے کہ خروج بھی آخر حکم شرعی تو ہے ہی اسکے لیے بھی فقہاو متفق ہیں کہ ان الا صل فی الاحکام الشم عید ان تکون معللا ایعنی احکام شرع سب کے سب معلول بعنہ ہیں تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ اس خروج عن الحرمتہ کی علت کیا ہے۔

وہی فقہا کرام کی بتائی ہوئی علامات فسق یا اور کچھ لیکن کسی شارع حدیث نے یہ نہیں بتایا کہ بقیع کا فسق بوجہ حلول نجاست ہے وبس، عینی تیسر قسطلانی نہایہ اور نورالاثوار وغیرہ سب کہتے ہیں کہ فسق بقیع ہی فقط نجاست ہے اور بس۔

سوال وجواب:

یہ بات ہے تو پھر کوے کی کی قسمیں مختلف کیوں ہیں فقہاء کرام نے کوے کو تین قسم میں تقسیم فرما کر ابقع کو محض نجاست بتایا ہے۔ وہ یقینا اس غیر فاسق ابقع کے متعلق لکھا ہے

یہ ظاہر ہے کہ یہ تقسیم حاصر انواع کووں کی نہیں ہے جب کہ غزاف وغیرہ کوے اس تقسیم میں شامل نہیں! ہو سکتے تو ابقع فاسق کا خروج کچھ بھی اعتراض نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اس تقسیم ثلاثی کے ذریعہ سے صرف ان کووں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے جن میں صرف نجاست خوری پر حکم کا دائر کرنا ممکن ہو سکے۔ باقی معیتہ وفسق کی علت سے حرام کوے جیسا کہ غذات وابقع فاسق ہیں اس تقسیم سے۔

تفصیلی جواب

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقسیم مذکور میں ابلقع کو خس نجاست خوار بتایا گیا ہے اور عقعق کو بلا اتفاق خالط کی قال فی البحر نوع یا کل الجیف خسب فلمنہ لا یؤ کل دنون یا کل الحب فانہ یوکل ونوع یعلمہ و ھوایضا یوکل عندالامام وھو البعقص

ایک کوا محض مردار خوار ہے وہ حرام ہے اور دوسرا صرف دانہ خوار وہ حلال تیسرا دانہ دار دونوں کھاتا ہے اس کو عقعق کہتے ہیں، وہ بھی امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔

ردالمختار عنایہ سے نقل کرتا ہے۔ ونو ع لا مائل الا لحیف وھواسماہ المعف ابقع و انہ مکروہ ونرع یخلط الی قولہ والا خیر ھوالعقص الھ

محض مردار کھانے والی حرام ہے اس کو مصنف نے ابقع لکھا ہے اور خالط حرام نہیں ہے، اور اس خالط کا نام عقعق ہے۔

نوٹ:

اسی طرح عام فقہ کی کتابوں میں مفصل ہے معلوم ہوا کہ یہ کوا اگر چہ خالط ہے مگر عقعق ہرگز نہیں ہے کیونکہ تمام فقہا و اہل لغت متفق ہیں کہ عقعق ایک دراز دم سیاہ وسفید پرندہ ہے جس کی آواز عین وقاف سے مشابہ ہے اور متنازع متازع فقیہ زاغ معروف کالا کوے کو

اس سے کسی قسم کی مناسبت و مشابہت نہیں قال ابن الاثیر فی النھایہ العقعق ھوطاھم ذولونین ابیض واکود طویل الذنب ویقال لہ القفع ایضاً صفحہ ۳۳ جلد ۲)

ابنِ اثیر نے نہایہ میں لکھا ہے کہ عقق ایک سفید وسیاہ رنگ کا ابلق پرندہ ہے جس کی دم لمبی ہوتی ہے اور اس کو قعقع بھی کہتے ہیں۔

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں۔العقعق وزان جعفر طائر نحوالحمامتہ طویل الذب فیہ بیاض وسواء وھزو نوع من الھزبان یتشامم بہ ویقعق بصیرت ایشبہ العین والقاف ۱ ۵ ۲، ۵۶ ا غفعق بردزن جیفر

ایک کبوتر جتنا پرندہ دراز دم سفید سیاہ ہوتا ہے۔ یہ کوے کا ایک قسم ہے لوگ اس کو شوم (نحوست) سمجھتے ہیں اور وہ عین وقاف جیسی آواز میں عق کرتا ہے (الخ تمام کتب فقہ ولغت میں یونہی ہے)

فائدہ:

دیکھ لیں کہ عقعق کی مندرجہ بالا صورتوں میں سے اس کوے میں ایک بھی مشابہت نہیں نہ یہ طویل الذب ہے اور نہ اس سے بدفالی لیتے ہیں۔اور نہ اس کی آواز عین وقاف سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ یہ کوا کائیں کائیں کرتا ہے۔ بدعق عق اور محض نجاست خوار نہ ہونے سے اور اس کا فقہا کی تقسیم میں بتلایا ہوا ابقع نہ ہونا بھی ظاہر وباہر ہے۔

تو اب صرف حفظ کی بنا پر اس کو تقسیم میں داخل کرنا اور عقعق کہنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ گدھے کو غلط کی وجہ سے جلالتہ میں شامل کر دیا جائے تحریم تو جیسا کہ گدھے میں ہے ایسا ہی بقع میں میں بھی موجود ہے۔جس کی علامات رذیلہ وصفات ذمیمہ سب کی سب اس کوے میں پائی جاتی ہیں، پھر یہ کیا انصاف ہے کہ باوجود مباینتہ جملہ صفات کے صرف و

صف خاط کی وجہ سے عقق میں ملاتا تو آسان لگتا ہے مگر سو دوسری گندی صفات وعلامات کے موجود ہوتے ہوئے بھی اس کو ابقع نہیں شمار کیا جاتا۔ حالانکہ فقہا کی اصطلاح میں القع جیسے محض نجاست خوار پر اطلاق ہوا ہے اسی طرح خالط کو بھی فقہا نے ابقع لکھا ہے فتح اللہ المعین میں ہے۔

والبراديه الا بقع الذى يا كل الجيف ويخلطا النجس مع الطاهر فى التناول صفحه ۵۳۱ جلد۳)

ابقع سے اصطلاح فقہا میں وہ کوا مراد ہے جو جیفہ خوار ہے اور نجاست ودانہ کو ملا کر کھاتا ہے۔

فائدہ :

بعض فقہاء کی اصطلاح میں ابقع محض نجاست کی وجہ سے کہا گیا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث شریف میں جو ابقع کو فاسق فرمایا ہے وہ بھی محض نجاست خوری کی وجہ سے ہی فاسق اور حرام ہوا ہے۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ دیوبندی خود بھی اس پر متفق نہیں کہ ابقع محض نجاست خوری کے باعث حرام ہوا ہے، بلکہ بعض عجلت سیتہ نے حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ گنگوہی نے اس کی صیغہ تصریح نہیں فرمائی تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ بعض دیوبندی مولوی اس کالے کوے معروف (متنازع فیہ) کو غراب الزرع ٹھہرایا ہے، جو کہ محض دانہ خوار ہے، اور نجاست کے قریب بھی نہیں بھٹکتا۔ چنانچہ مرقاۃ میں ہے،

وخرج الزاغ وهواسود محمدالمنقار والرجلين ويسمى غراب الزرع لانه ياكله اه حصہ۳ صفحہ۲۶۱)

غراب الزراع ایک سیاہ رنگ کا پرندہ ہے جس کے پاؤں اور چونچ سرخ ہوتی ہے اس کو کھیت کا کوا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کھیت کھاتا ہے۔

فائدہ :

دیوبندی اس کوے کے نام متعین کرنے میں متحیر ہیں اور بیجا تاویلات سے اتنا کھینچ تان کی ہے کہ بسا اوقات ہوش وحواس بھی گنوا چکے ہیں۔

لطیفہ :

استاذی مولانا خورشید احمد صاحب مدظلہ کا حوالہ دکھایا تو دیوبندی نے کہا معروقہ مؤنث کا صیغہ ہے اسی لیے خاص قسم کا کوا مراد ہے استاد صاحب نے فرمایا یہ فرق ہمیں معلوم ہوگا ہمیں تو تمام کالے کوے حرام نظر آتے ہیں۔

فائدہ:

حاصل کلام یہ ہے کہ تصریحات علمائے اعلام کوے میں فسق موجب تحریم ہے، احساس کے معنی تاذیۃ اور خباثت افعال کے ہیں، دیوبندی مولوی کی یہ کمال جسارت اور بے حیائی کہ باوجود تسلیم فسق پھر بھی اس کی حرمتہ میں تردد وادرحلت پر اڑے رہتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ فسق تو کسی نے بھی موجب حرمت قرار نہیں دیا۔

قطع نظر ازآنکہ فسق مستلزم خباثت ہے اور خباثت ان کے نزدیک بھی مستلزم حرمت ہے یہ دعوے کہ فسق علہ حرمت نہیں دلیل عدم تتبع روایات فقیہہ وخلاف اصول دین متین ہے۔

(۱) حواشی الہدایۃ میں ہیں۔ **وقد يقال اصول التحريم امور نص الكتاب والسنته على تحريمه والا مربالقتل كالفواسق الخمس وغيرها الخ**

کہا جاتا ہے کہ اصول تحریم چند امور ہیں۔ایک نصف قرآن پاک وحدیث مقدس دوسرے امر بالقتل جیسا کہ فواسق خمس میں الخ ہے۔

(۲) بدائع میں ہے۔ **روى عن عروة عن ابيه انرسئل عن اكل الغراب**

فقال من یاکل بعد ماسماہ اللہ تبارک وتعالیٰ فاسقا ا ہ ابی عروۃ سے منقول ہے کہ ان سے کوے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ حلال ہے یہ نہ اس نے جواب دیا کہ اللہ سبحانہ اللہ تعالیٰ کے فاسق کہنے کے بعد کون مسلمان اس کو کھانا پسند کرے گا۔

(۳) نہایہ میں ہے وسئلت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها من اکل الغراب نقالت ومن یا کله بعد قوله فاسق قال الخطابی اراد بتفسیقما تحریم اکاها

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ کوا کھانا چاہیے آپ نے فرمایا حدیث شریف میں باوجود فسق کہنے کے اسے کون کھائے کا خطابی کہتا ہے کہ شارع علیہا لسلام نے اس کو فاسق کہنے کی وجہ سے اس کا کھانا حرام قرار دیا ہے۔

فقہاء امر تقبل الفواسق کو موجب تحریم کہیں خطابی تفسیق سے تحریم اکل مراد رکھیں اور ابوعروقار تسمیتہ بالفاسق کو تحریم اکل کے لیے کافی سمجھیں مگر دیوبندی حضرات فسق کو نا قابلِ سمجھتے ہوئے خلط کی وصف لے کر کوے کو حلال کر ہی چھوڑیں گے۔ اور طیبات میں داخل کر کے مخالفوں کو لاتحرمواطیبات فاحل الله لکم کے زیر وعید لا کر کھڑا کریں گے۔

ضابطۂ اسلام

حضور سرورِ عالم ﷺ نے رہتی دنیا تک ایک ضابطہ بتایا جس سے حلال وحرام کا امتیاز خود بخود ہو سکے وہ یہ کہ

حلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیرمن الناس فمن اتقی الشبهات استبراء الدنیه و عرضه ومن وقع فی الشبهات

وقع فی الحرام
یعنی حلال ظاہر ہے یعنی اس کا ذکر واضح ہے اور حرام بھی اس کے بعد مشتبہ اشیاء ہیں ان کی حلت وحرمت کو عوام نہیں جانتے۔
سوال: درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں حضرت علامہ شامی شرح کرتے ہیں، کہ مخلوط غذا کھانے والا کوا، امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے چنانچہ فرمایا کہ ولوع یخلط یا کل الحب مرۃ والحیف اخریٰ ولم یذکرہ فی اللکتاب وھو غیر مکروہ عندہ و مکروہ عند ابی یوسف فالاخیر ھو العقعق"
کوا کی ایک قسم ہے جو دانے کھاتا ہے اور کبھی گندگی بھی کھالیتا ہے اسے کتاب (ردمختار) میں ذکر نہیں کیا وہ امام (ابوحنیفہ) رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ نہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے، اور یہی عقعق ہے، چونکہ عراب زرع اور غراب عقعق موذی نہیں، لہذا احرام کی حالت میں ان کے قتل کا ارتکاب پر جرمانہ واجب ہو کہ علامہ شمس الدین سرخی مبسوط میں لکھتے ہیں کہ بہر حال عقعق کے قت کا جرمانہ احرام والے پر واجب ہوگا۔
(قال السرخی فی المبسوط العقعق یحب الحزاء بقتلہ علی الحرم لا سنہ لا یبنتدی بالا ذی ذالبا"
امام سرخی نے فرمایا کہ اس لیے کہ عقعق ایذا دینے میں پہل نہیں کرت۔ اسی لیے مجرم پر اس کے قتل کرنے پر کفارہ ہے صاحب جوہر نے لکھا کہ بہر حال عقعق وغراب الزرع کے قتل میں کفارہ واجب ہوگا تقریباً فقہ حنفی کی اکثر کتب فتاویٰ وشرح میں اس طرح کی تصریحات موجود ہیں۔
جواب ا۔ جن کوؤں کا ذکر سوال میں ہے اس کی تفصیل گزری ہے لیکن سوال سوچ

کرنہیں کیا گیا اس لیے کہ دیوبندیوں کے قطب العالم گنگوہی نے زاغ معروفہ (مشہور کالہ کوا) حلال کہا ہے، اور اس کا کھانا ثواب لکھا ہے، اس کی حلت کی تصریح دکھایئے کسی بھی فقہ حنفی کی کتاب میں زاغ معروفہ (کالا کوا) کا حلال ہونا لکھا نہیں دکھا سکتے ہو۔

بلکہ میری بیان کردہ تحقیق غور سے پڑھ لیں اس کا واضح ہو چکا ہے کہ جس کوے کو تمہارے امام گنگوہی نے حلال کہا ہے اسی کو فقہاء کرام نے فاسق اور حرام بتایا ہے۔

جواب ۲۔ کوا خور حضرات اپنی خوراک پر پردہ ڈالنے کے لیے علامہ شامی کی وہ عبارت کہ (مخلوط لحلال وحرام غذا کھانے والا کوا از امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں، اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے، اور وہی عقعق ہے) سادہ لوح سینوں کو پیش کر کے اپنے آپ کو حنفی بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں مگر اس کا نام اور اس کی آواز جو کہ اس کہنا صحیح علامت ہے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی خوراک کو فروغ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ اختلاف عقعق میں ہے جو کہ جنگلی پرندہ جس کی تفصیل ابھی گزری ہے اور منتخب الضحارت سے بھی واضح ہے کہ عقعق سیاہ وسفید پرندہ ہے جس کی آواز عین قاف ہے اور اس کو عکہ اور جنگلی کوا کہتے ہیں اور متنازع فیہ یعنی زیر بحث عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے تو یہ کتنی خیانت اور بے حیائی ہے کہ جنگلی کوے کا اختلاف بتا کر غراب اہلی کو کھانے کو فروغ بخشا جا رہا ہے حالانکہ عقعق کی مخلوط غذا حب اور جیف میں ہے جیسا کہ علامہ شامی کی عبارت سے مستفاد ہے۔

(یا کل الحب مرۃ والجیف اخری) کبھی دانے کھاتا اور کبھی مردار کھاتا ہے، اور زیر بحث گھروں میں پھرنے والا کوا ہر چیز کھا جاتا ہے، بلکہ چھوٹے بچوں کے ہاتھوں سے روٹی کے ٹکڑے مانگ کر نہیں چھین کر کھانے کا عادی ہے، جس کی تفصیل فقیر نے پہلے عرض کر دی ہے سب سے بڑی بات یہ کہ عقعق کا اختلاف مخلوط غذا کی وجہ سے ہے۔ اور عام گھروں میں پھرنے والے کوے کا حرام ہونا، اس کی خباثت اور ایذا دہی اور

فسق کی وجہ سے ہے، پھر عقعق کی آواز عین قاف اور اس کی آواز کائیں کائیں کہاں وہ اور کہاں یہ فرقیت از کجا تا کجا۔

عقعق وابقع کا فرق

دیوبندی دھوکہ دہی کے استاد مشہور ہیں اسی لیے ان کی اس سازش اور دھوکہ کو بے نقاب کرنا ضروری ہے وہ اس طرح ہے کہ عقعق وابقع کا فرق یاد رکھیں۔

ابقع کی آواز کائیں کائیں ہے، اور عقعق کی آواز عین قاف۔

(۲) ابقع فاسق ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ (۳) عقعق صرف مخلوط غذا کی وجہ سے مختلف فیہ ہے (۴) عقعق جنگلی کوا ہے اور ابقع عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے۔ (۴) خبیث ہے اسی لیے حرام ہے (۵) شرارتی ہے بچوں سے بلکہ بڑے سمجھداروں سے جھٹکا رے کر چیز چونچ میں دبا کے چلتا بنتا ہے۔ (۶) ایذاء پہنچاتا ہے بچوں کو ٹھونگے مارتا ہے گنجوں کا دشمن ہے۔

دیوبندیوں وہابیوں پر اثر

اطباء وحکماء اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے کہ غذا کا اثر کردار پر پڑتا ہے،

حکایت:

اخبار نوائے وقت لاہور میں ایک وکیل صاحب کی کہانی چھپی تھی کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ دفتر کو جاتے وقت جوہڑ میں چھلانگ لگانے کو جی چاہتا ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ناشتا شریف کا بتایئے فرمایا انڈے، ڈاکٹر نے کہا کاہے کے فرمایا مرغی کے، کہا مرغی گھر کی ہے فرمایا نہیں انڈے دوکاندار سے خرید سے جاتے ہیں، فرمایا دوکاندار کی حرکت ہے اس سے حکمتِ عملی سے پوچھیں وکیل صاحب نے اپنی حکمتِ عملی سے راز بستہ کا کھوج لگالیا کہ دوکاندار نے مہنگائی کا مقابلہ کرتے ہوئے دریا سے۔ ڈاکٹر

صاحب نے فرمایا آپ کی بیماری معلوم ہوگئی کہ جیسی غذا ویسا اثر، اب کے بعد خالص انڈے حاصل فرمائیں۔

نتیجہ ظاہر ہے

اس قاعدہ پر دیکھ لیں دیوبندی دوقسم کے ہیں ایک اگر چہ کوا حلال جائز تو سمجھتے ہیں لیکن عوام کے خطرہ سے کھل کر نہیں کھاتے ممکن ہے کبھی کبھار کھا لیتے ہوں۔ لیکن دوسرے تو کھلم کھلا کھاتے بلکہ جشن منا کر جیسے رسالہ ھذا کے ابتداء میں فقیر نے نشاندہی کی ہے اور یقین مانیے کہ یہ مذہبی شرارتیں عموماً ایسے کوا خوروں سے اٹھتی ہیں اگر یقین نہ آئے تو تجربہ کے طور پر ایک کوا خور وہابی دیوبندی کو کسی امن کے گہوارہ (شہر یا قصبہ میں پہنچایئے پھر قدرت کا تماشہ دیکھئے اور مزید یقین وہابی کے لیے ''انجمن سپاہ صحابہ'' جس کا دوسرا نام ''خون خرابہ'' کی کارروائیوں کو دیکھ لیجئے کہ ان کی اکثرت کوا خوروں کی ہے ورنہ دوسرے دیوبندی ان سے ایسی کارروائیوں اور کوا خوری سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

ضیاء القاسمی دیوبندی کے بیٹے کا اعلان

۱۱ مارچ ۲۰۰۱ بروز اتوار کراچی کے تمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے سرپرست زاہد محمود قاسمی (جو سابق سرپرست ضیاء القاسمی کا بیٹا ہے) نے سپاہ صحابہ سے علیحدگی کا اعلان کردیا ہے اور مختصر انکشاف کیا ہے کہ سپاہ صحابہ غیر سنجیدگی کا ثبوت دے رہی ہے اور اس تنظیم کے لیڈر اور رہنما، بیرونی ممالک اور اندرون ملک کی امداد سے بڑی بڑی گاڑیاں خرید رہے ہیں اور لوگوں کو پھانسی پہ چڑھوا کر اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل کررہے ہیں اسلیے میں سپاہ صحابہ (نام نہاد) سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔ (سنی ترجمان کراچی، مارچ ۲۰۰۱ء ۶ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)

نوٹ: اس طرح کے اعلانات براۃ اخبارات میں عام شائع ہوتے رہتے ہیں،

اخبارات پڑھنے والے حضرات خوب جانتے ہیں انجمن سپاہ صحابہ کے کا ناموں کے لیے فقیر کا رسالہ ''سپاہ صحابہ یا خون خرابہ'' پڑھیے۔

لغوی تحقیق

کوا عربی بمعنی غراب ہے کہتے ہیں غراب سیاہ شے کو کہا جاتا ہے چونکہ کوا سیاہ ہے بنابریں اسے غراب سے موسوم کیا گیا قرآن مجید میں ہے ''وغرابیب سود'' ہر دونوں ایک معنے میں ہیں یعنی سیاہ حدیث شریف میں ہے ''ان اللہ تعالیٰ یبغض الشیخ الغربیہ حیوۃ الحیوان۔

ف۔راشد بن سعد نے فرمایا اس سے وہ شخص مراد ہے جو سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے۔

غراب کی جمع غربان، اغربہ، اغرب، غرابین، غرب آتی ہے، ان سب کو ذیل کے شعر میں بیان کیا گیا۔

بالغرب اجمعے غراب ثم اغربته واغرب وغرابين وغربان عرب میں اس کی کنیت ابوحاتم، ابوحجاد وابوالجراح وابو حذر، ابو ذبدان ابوزاجر، ابو اشیوع ، ابو غیاث ، ابو القعقاع ، ابوامرقال

حضور نبی پاک ﷺ نے کوے کو خبیث اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے اور ایسے خبیث جانوروں کے حرام ہونے پر نص قرآنی شاہد ہے۔

ويحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبائث

نبی کریم اپنی امت کے لیے طیب چیزیں حلال اور خبیث چیزیں حرام فرماتے ہیں۔متقدمین اور متاخرین فقہا اس ابقع کوے کے خبیث اور حرام ہونے پر متفق ہیں،

۲۔غراب الزرع یعنی کھیتی کا کوا، جو صرف حلال کھاتا ہے اور موذی بھی نہیں ہوتا مباح ہے، یعنی کھالینے میں حرج نہیں۔

۳۔غراب عقعق موذی تو نہیں مگر غذا مخلوط بحلال وحرام کھاتا ہے اس کی پہچان یہ

ہے کہ اس کی آواز عین قاف کی مشابہ ہے۔

تینوں کی تحقیق درج ذیل ہے تاکہ پڑھنے والا کسی کی مکر و فریب کا شکار نہ بن سکے، اور کوا خوروں کے اختراعی من گھڑت اشکال اور بہانہ تراشی کی حقیقت سے شناسا ہو کر خبیث وطیب کے مابین فرق کر سکے۔

۱۔غراب ابقع یعنی وہ سیاہ وسفید کوا جو کہ ہمارے ملک میں کثرت سے پایا جاتا ہے اس کا دوسرا نام غراب البین ہے، نبی کریم ﷺ نے اس کو فاسق فرمایا ہے۔ اور فقہا اس کے خبیث و فاسق وحرام ہونے پر متفق ہیں۔

امام جوہری فرماتے ہیں۔ غراب البین ایسا کوا ہے جس میں سیاہی وسفیدی ہے۔ ان کے لیے بھی شرعی حکم ہے کہ ان سے بھی بچنا لازم ہے جو بچ گیا وہ اپنے دین کے امور میں حق حاصل کر گیا جو ان مشتبہ امور سے نہ بچ سکا تو وہ یقین کر لے کہ وہ حرام میں داخل ہوا۔

اس سے عوام خود سمجھ سکتے ہیں کہ کوا معروف جانور ہے اس کے کھانے سے عوام کو طبعی نفرت ہے لیکن دیو بندیوں نے اگرا پنی غلط تدبیر سے حلال ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اس کی حلت وحرمت خود بھی تا حال شک میں ہیں۔ فلہذا ہم عوام کو بچانا ضروری ہے، اب ہم فقہائے کرام کوے کی تین قسمیں لکھتے ہیں۔

غراب ابقع، غراب الزرع، غراب عقعق

۱۔غراب ابقع۔

یہ گھروں میں ... والا دیسی کوا ہے جس کو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے موذی یعنی خیر سے پھیرنے ایذا دینے والے خبیث (وغراب البین الابقع قال الجوهری هوالذی فیہ سواد وبیاض)۔ علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں کہ ابقع ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہے۔ غالباً ابقع کہنے کی بھی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

قال الشامی الغراب الابقع الذی فیه بیاض وسواؤ شام جزو خامن غراب البین کہنے کی وجہ علامہ دنیوی مجالستہ میں لکھتے ہیں (وقال صاحب المجالستہ سمی غراب البین لا نہ بان عن نوہ علیہ السلام لما وخورہ نینظر الی انآء تذھب ولم یرجع فاذالک تشاء مرابہ) (حیواۃ الحیوان)

یعنی ابقع کوے کا نام غراب البین اس لیے رکھا گیا۔

طوفان آتے وقت جب حضرتِ نوح علیہا السلام کشتی پر سوار ہوئے ابقع کوے کو آپ نے پانی کا چڑھاؤ دیکھنے کے لیے بھیجا تو وہ ایسا گیا کہ پھر نہیں لوٹا (یعنی حضرتِ نوح علیہ السلام سے بینونت اختیار کرنے کی وجہ سے غراب البلین مشہور ہوگیا۔) اسی وجہ سے اس کو بدفالی میں تعبیر کرتے ہیں (حیواۃ الحیوان وروح البیان) نہ لوٹنے کی وجہ کمال الدین دمیری نے یہ لکھی

وذالک ان نوحاً علیہ السلام ارسلہ لینظر ھل عزقت البلاد کو یایتہ بالخبر فوجد جیفتہ طافیۃ علی وجہ المآء فاشتغل بھا ولم یایتہ بالخبو قدعا علیہ (حیواۃ الحیوان)

کہ مردار کھانے میں مشغول ہوگیا، نبی کے فرمان کی پرواہ نہ کی چنانچہ لکھتے ہیں اس کا فسق (یعنی فرمان بجا نہ لانا) یہ ہے کہ حضرتِ نوح علیہ السلام نے اس کوے کو بھیجا کہ دیکھ شہروں کی تباہی کی خبر آپ کے پاس لائے تو یہ (کوا) پانی پر جا کر مردار کو کھانے میں مشغول ہوگیا تو اس پر آپ نے بددعا کی یعنی مردار کھانے کی معصیت نے اس کوے کو نبی کی اطاعت سے خارج کر دیا۔ اطاعت یعنی فرمانبرداری سے نکل جانے کو شرع میں فسق کہتے ہیں۔

واحل الفسق ھوا لخروج عن الطاعتہ ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے (وذکر ابن قیتبہ انہ فاسقاً فیما اری التخلفہ بین ارسلہ نوح علیہ السلام

لثانیہ بخو الارض فترک امرہ ووقع علی جیفۃ (حیوۃ الحیوان) کہ میرا خیال ہے کہ حضرتِ نوح علیہ السلام کا فرمان بجا نہ لانے کی وجہ سے اس ابقع کوے کو فاسق کہا گیا ہے جب حضرتِ نوح علیہ السلام نے اس کو زمین کی خبر لینے کے لیے بھیجا تو آپ کے حکم کو چھوڑ کر مردار پر پڑ گیا۔ اسی وجہ سے اس کی حرام خوری ضرب المثل ہے عربی شاعر کہتا ہے۔

ومن یکن الغراب کہ ویسلا

یحربہ علی جیف الکلاب

یعنی جس کا رہنمار کوا ہو تابعین کو مردار کتے پر لے گزرے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابقع کوے کو مردار بہت زیادہ پسند ہے، یہی وجہ ہے کہ فطری غذا پالینے کے بعد مطاع عالم نبی کے فرمان کی بھی پرواہ نہیں کرتا اسی وجہ سے ہمارے فقہاء اس کی طبعی غذا کا ذکر زیادہ کرتے ہیں کیونکہ حلال غذا کھالینا اس کے لیے طبع ثانیہ کے حکم میں ہے۔

دیکھئے درمختار میں ہے۔ (عام گھروں میں پھرنے والا) ابقع کوا مردار سے (رغبت) کھاتا ہے اسی وجہ سے ملحق بالخبائث یعنی خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے علامہ شامی لکھتے ہیں۔ لا یاکل الا الجیف ابقع کوا طبعاً صرف مردار ہی کھاتا ہے۔

(درمختار میں ہے) والغراب الابقع الذی یا کل الجیف لانہ ملحق بالخبائث (درمختار)

درمختار سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ فطرۃً مردار کھانے کی وجہ سے ابقع کوا خبیث جانوروں میں شمار ہوگیا مگر شامی کی عبارت (صرف مردار کھاتا ہے) سے یہ سمجھنا کہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا چونکہ صرف مردار نہیں کھاتا ہے بلکہ مخلوط غذا کھاتا ہے لہذا یہ اور ہے وہ کوئی اور ہوگا۔ غلط ہے اسلیے کہ طبعاً ابقع کوے کی غذا مردار ہے۔ مگر طبع

ثانیہ کے تحت حلال بھی کھالیتا ہے جیسا کہ امام شمس الدین سرخی بسوط میں تحریر فرماتے ہیں

(قال السرخسی فی المبسوط والا بقع الذی یا کل الجیف ویخ

ط

ابقع کو مردار کھاتا ہے اور مخلوط حلال وحرام غذا کھاتا ہے، یعنی فطرۃً حرام کھاتا ہے، اور طبع ثانیہ کے تحت حلال کھاتا ہے، مگر یہ یاد رہے کہ حلت وحرمت فطری غذا سے متعلق ہے یعنی جو چیزیں طبعاً حلال کھاتی ہیں وہ حلال ہیں اور جو طبعاً حرام کھاتی ہیں حرام ہیں، طبعاً حرام کھانے والا جانور حلال کھالینے سے حلال نہ ہوگا۔ جیسے ابقع کوا اور شوقیہ کتا وغیرہ وغیرہ چاہیے کتنا حلال کھالیں مگر خود حلال نہ ہوں گے۔

اس لیے کہ یہ حلال غذا ان کی طبع ثانیہ ہے۔ جس سے حلتِ وحرمت متعلق نہیں اسی طرح حلال جانور حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگا۔ جیسے حلالہ جانور یعنی گائے وغیرہ کہ اگر پلیدی وغیرہ کھالے تو حرام نہ ہوگی۔ اسی طرح بھیڑ اور مخدرۃ مرغی کہ حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگی۔ تو یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے اس کی وہ غذا لکھی ہے جس سے حلت وحرمت واضح ہو سکے۔ مگر اشتباہ سے بچنے کے لیے امام سرخسی نے اس کی دوسری غذا بھی لکھ دی ہے تاکہ باآسانی تمیز ہو سکے قدر کفایت وہ احادیث درج ذیل ہیں جن میں عام گھروں میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق وخبیث ہونے کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری میں حضرتِ عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے۔

(وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم خمس لا جناح علی من قتلهن فی الحرم والا حرام القارۃ والغراب والحدۃ والعقرب دارلکلب العقوو متفق علیه)

کہ جانوروں میں سے پانچ جانور ایسے ہیں جن کے قاتل پر کوئی گناہ (کفارہ) نہیں چوہا، کوا، چیل، بچھو، باولا کتا، متفق علیہ، والیضا حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا سے مروی ہے۔

(وفی لبخاری ایضاً عن عائشه عن النبی صلی الله علیه وسلم خمنی فواسق یقتلن فی الحل والحم الحیته والغراب الا بقع والفارة والکلب العقوی والحدیا متفق علیه)

نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا پانچ جانور فاسق ہیں جوکہ حلال اورحرام میں قتل کیے جائیں گے۔سانپ،ابقع کوا،چوہا،باولا کتا،چیل متفق علیہ

سنن ابنِ ماجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم نے ارشادفرمایا

وفی سنن ابن ماجه وابهیقی عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها انهاقالت رسول الله ﷺ الحیته فاسقته والفارة فاسقةً والمغراب فاسق وایضا

سنن ابن ماجہ میں ہے،کہ حضرتِ عبداللہ ابنِ عمر سے کہا گیا کیا کوا کھایا جائے۔؟ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بعد کوا ابقع کوا فاسق ہے کون کھانے کوتیار ہوگا۔؟

وفی سنن ابنِ ماجه ایضاً قیل لا بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایوکل الغراب قال ومن یا کله بعد تول رسول الله ﷺ یه اته فاسق او کماقال)علامہ کمال الدین میری لکھتے ہیں کہ ان حیوانات کا فاسق ہونا ان کی خباثت باطینہ سے استعارہ ہے۔

(قال الدهیری و انما سمیت هذا الحیوانات فواسق علی الا ستعارة الخبثین)چونکہ مذکورہ احادیث میں پانچ جانوروں کا ایک حکم بتلایا گیا ہے اوروجہ حرمت بھی ایک ہی ہے لہذا زید کو چاہیے کہ چیل اور چوہے اور ہکائے کتے ،سانپ بچھو بھی تو

کھایا کرے، جب کہ پانچویں کا ایک ہی حکم ہے آخر کوے کو کس دلیل سے خاص کرتا ہے اور باقی چہار کیوں چھوڑتا ہے۔ اگر کوے کا کھانا ثواب ہے تو باقیوں نے کیا جرم کیا ہے مگر یادرکھنا قانون ہے الصلاح یتولد من الغذا اذ الطیب صلاحیت پرہیز گاری حسن اخلاقی توجہ فی العبادات قرب خداوندی طیب غذا سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ یا ایھاالذین آمنوا کلو من طیبات مارزقنا کم (اے ایمان والو ہماری دی ہوئی طیب چیزیں کھاؤ) چونکہ حضور رسالتماب ﷺ کی زبانِ حق ترجمان نے اس کوے کو فاسق فرمایا اور حبیبہ حبیب ﷺ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے سخت تعجب ہے (عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت ان لا عجب ممن یا کل الغراب وقد اذنک النبی ﷺ فی قتلہ للمحرم رسماہ فاسقاً ماھو من الطیبات (حیوۃ الحیوان)

اس شخص سے جو کوا کھائے گا حالانکہ احرام و والے کو نبی مکرم نے اس کے قتل کی اجازت دے دی۔ اور اس کا نام فاسق رکھا۔ واللہ ماھو من الطیبات خدا کی قسم وہ کوا طیبات سے نہیں (کہ ایمان والوں کی غذا بن سکے) یعنی حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کی مطابق یہ کوا طیبات سے نہیں جیسا کہ واللہ ماھو من الطیبات سے ظاہر ہے، اور خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ ایمان والو طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ زید اس کوے کے کھانے کو ثواب کیسے سمجھتا ہے یا تو اس کوے کو طیب سمجھتا ہوگا اور اپنے آپ کو ایماندار اگر ایسا سمجھتا ہے تو صریح اور متفق حدیثوں کی تکذیب کرنے والا ہے، اگر فاسق اور خبیث جان کر کھانے کا قائل ہے تو حرام خور ہے۔ (العیاذ باللہ)

مگر یہ یاد رہے کہ مومن جسے طیب اور پاک غذا کی جد و جہد میں ہوتا ہے ایسے ہی فاسق خبیث غذا میں مساعی اور کوشاں ہوتا ہے۔ الجنس مع الجنس یمیل۔

؎ کند ہم جنس باہم جنس پرواز

کبوتر با کبوتر باز به باز
طیبات آمد مسبوئے طیبات
مرخبیثان نه خبیثانت ہیں

عربی شاعر کہتا ہے

اذا کان الغراب غذاء قوم
سیکفیهم بطون الاخبثیاء

خلاصہ یہ کہ خبیث کو اخبیث شکموں کی کنایت کر سکے گا۔

جیسا کہ ضرب المثل فقروں میں کہا جاتا ہے کہ پلید قلعی سے مسجد نہیں لیپی جا سکتی، ہاں شقوق مبرز • بیت الخلا کے سوراخ) کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔ حضرتِ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مثال یہ بھی پیش کی کہ

اگر آپ چاہ نصرانی نه پاك است
جهودی می شومنی چه باك است

عیسائی کا کنواں اگرچہ پاک ہے مگر یہودی مردہ نہلانے میں کیا حرج ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ خبیث اور فاسق چیزیں مومن کی شایان شان نہیں بلکہ ایسی غذاؤں سے خبیث شکم پُر کیے جا سکتے ہیں،

ہمارے فقہائے احناف اس کوے کے خبیث ہونے پر متفق ہیں چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ابقع کوا طبعاً خبث ہے (فتاوی عالمگیری ولغراب الابقع مستخبیث طبعًا)

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ

(ابقع کوا) مردار کھاتا ہے (قال الشامی والغراب الا بقع الذی یا کل الجیف لا نه ملهق بالخبائث والخبیث ماتسخبه الطباع السنلیمته) اس لیے خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے پھر خبیث کی تعریف جسے ہے جسے طبائع سلیمہ

خبیث سمجھے، وہ خبیث ہی ہے۔

چونکہ مذکورہ پانچ جانور فاسق ہیں، لہٰذا بحالتِ احرام مار ڈالنے پر کفارہ واجب ہوگا۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

وفی فتاوی عالمگیری الحرم ممنوع ان قتل صیدالبراہ الفواسق وھی التی تبتدی بالاذیٰ کذافی جامع الصغیر القاغی خان)

احرام والے کے لیے جنگلی شکار منع ہے، مگر وہ فاسق جانور منع نہیں) جوایذا دینے میں پہل کرتے ہیں جیسا کہ تفصیلاً گزر چکا ہے

علامہ شمس الدین سرخی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابقع کوا جو مردار اور مخلوط کھاتا ہے ایذا دینے میں پہل کرتا ہے۔

الا بقع الذی یا کل الجیف یخلط فانہ یتبدی بالاوی ء بسوط واسق

کے علاوہ جانور جوایذا پہل نہیں کرتے بحالتِ احرام ان کے قتل پر جرمانہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔

والذی لا یتبدی بالاذی غالباً فلہ قتلہ ولا شئی علیہ)

ایذا رسانی میں پہل نہ کرنے والے جانوروں کے قاتل پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی

بحمداللہ حجتہ بالغہ سے قدر کفایت تشریح کردی گئی ہے جو کہ طالب حق کے لیے بس ہے

''بس کنم که زیر کان راخود بس است جائیکه کمس است اور ایک جرف بس است فالمحمد لله والصلوة والسلام علی من اسمه الذواخلی عسل مصفی وعلی آله واصحابه وازواجه ذلدیاته اجمعین

غراب زرعی:

یعنی کھیتی کا کوا، یہ کوا صرف حلال کھاتا ہے فقہائے احناف اس کو مباح لکھتے ہیں،

مخوالجمامته طوئل الذکب فیه بیاض وسواؤ وگھونوع من الگرابان یشام به ویعقعص بصوت یشبه العین کو القاف (شامی) کہ عقعق لمبے پوچھ سے کبوتر کی مانند پرندہ ہے۔ جس میں سیاہی وسفیدی ہے، اور وہ بدفالی لیے جانے والے کوؤں کی قسم ہے اور اس کی آواز عقعق عین قاف کی مشابہ ہوتا ہے۔

شامی کی اس عبارت سے ملتی جلتی عبارت عقعق کے بارے میں صاحب حیوۃ الحیوان کی بھی ہے عقعق کے مباح ہونے میں اختلاف ہے، درمختار میں ہے کہ عق عق ایسا کوا ہے جو کہ حرام وحلال غذا کھاتا ہے۔

کوّا کالہ اور دیو بندیہ کا جشن صد سالہ

قطب العالم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ اس کا کھانا ثواب ہے، (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۹۶) جسے ہمارے دور میں فرقہ دیو بندیہ کے بعض مولویوں نے جشن مناتے ہوئے دور دور سے لوگوں کو بلا کر دعوتیں دیں اور لطف اندوز ہوئے اور اخبارات پاکستان میں اس جشن کی روئداد شائع ہوئی چنانچہ ملاحظہ ہو۔ جشن کوا خوری !۶ اگست (محمد اکبر نامہ نگار)

یہاں جمعیت العمائے اسلام سے تعلق رکھنے والے متعدد علمائے کرام نے کوے کے گوشت کو حلال قرار دیا اور اپنے اس فتوے پر عمل کرتے ہوئے کوؤں کے گوشت سے اپنے کام ودہن کی تواضع بھی کی یہ علمائے کرام مدرسہ جامعہ حسینیہ حنیفہ میں جمع تھے جن میں جمعیت العمائے اسلام سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد (کراچی والے) قاری محمد صدیق (جھنگ والے) اور حافظ محمد ادریس (سلانوالی) شامل تھے ان علماء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوے کا گوشت حلال ہے انہوں نے اس فتوے پر اس طرح عمل کیا کہ کوے کے گوشت کی ایک دعوت میں اس سے لطف اندوز ہوئے (روزنامہ نوائے

وقت لاہور ۷ اگست ۱۹۷۶ء)

اس پر عوام کی طرف سے لعن طعن ہوئی تو بعض مولویوں نے سیاسی پہلو اختیار کرتے ہوئے اخبار مشرق میں برات کا اظہار کیا تو اس کی تردید میں اسی اخبار مشرق میں تردید شائع ہوئی ملاحظہ ہو۔

سلانوالی ۲۳ اگست سلانوالی کے تیس سماجی کارکنون تاجروں، آڑھتیوں اور دوسرے افراد نے جمعیت علماء اسلام ہزاروی گروپ سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین کرنالی کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ مدرسہ حسینہ حنفیہ سلانوالی میں کوے کا گوشت نہیں کھایا گیا۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم سب اور ہمارے ساتھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی مین ایک اجتماع کے دوران کتابوں کے حوالے سے کوے کو حلال قرار دیا گیا۔ پندرہ دن تک اس پر اصرار کیا گیا اور وہاں کوے کے گوشت کی دعوت بھی ہوئی لیکن اب جب کہ مدرسے کی آمدنی بند ہوگئی اور لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی تو یہ بیان دیا گیا کہ نہ ہی انہوں نے کوے کو حلال کہا اور نہ ہی اسے کھایا گیا۔ (مشرق لاہور ۷۶ = ۸ = ۲۵)

اس تفصیل سے ہمارا، مقصد یہی ہے کہ یہ لوگ واقعی کوا خور اور ان کے بعض خواہ مخواہ کوے کی قسمین گننے شروع ہوجاتے ہیں حالانکہ ان کے مولوی رشید احمد صاحب نے تذکرۃ الرشید" میں صاف لکھا ہے کہ کوا جیسا بھی ہو دیسی یا پردیسی کالا یا سفید اس کی تمام قسمیں حلال طیب ہیں۔ اب فقیر اس کالے کوے کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے قبل اس کے کہ اس کی تفصیل عرض کروں اہلِ اسلام کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میش اندر طعنئہ پاکاں زند

کچھ یہی حال ان بیچاروں کا ہے کہ انہوں نے جب فتویٰ بازی شروع کی کہ میلاد

شریف وعرس شریف وگیارھویں شریف کی شیرینی حرام تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سزا مقرر فرمائی کہ کسی کو الو کھلایا تو کسی کو بجو تو ان غریبوں کو غلاظت خور کوا، کسی نے خوب فرمایا

مٹھائی محفل میلاد کی یہ کس طرح کھائے
کہ اس کمبخت کو چسکا تو کوے کی غذا کا ہے

فقیر نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے بنام ''ارتفاع النقاب عن وجہ الغراب'' اس کا خلاصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔تمام فقہاء کرام اور محدثین کے نزدیک یہ دیسی کوا (زاغ معروف) حرام ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

ویحرم علیهم الخبائث اور وہ نبی اپنی امت پر اور وہ نبی اپنی امت پر خبیث چیزیں حرام کرے گا۔(پ۹ رکوع۹)

لہذا اس آیت سے ہر خبیث شے کا حرام ہونا ثابت ہے اور یہ کوا خبیث ہے اس لیے کہ اس کو طبیعت سلیمہ خبیث جانتی ہے اور نفرت کرتی ہے ہر بھلا آدمی اگر چہ گاؤں کا رہنے والا کیوں نہ ہو اس سے نفرت کرتا ہے، خود حلال کہنے والے بھی اس کی طرف رغبت نہیں کرتے (ورنہ علانیہ کھاتے' اور یہ نفرت شرعاً اس کا خبیث ہونے سے ہے جو موجب حرمت ہے اشعۃ اللمعات شریف میں ہے۔

و مراد بخبث آنچه پلید و اند طبع سلیم ضد طیب درمختار میں کوے کو ملحق بالخبائث لکھ کر فرمایا۔

والخبیث ماتستخبه الطبائع السلیمته
خبیث وہ ہے جس سے سلیم طبعیتیں نفرت وگھن کریں۔

اسی لیے کوے کی طرف زمانہ نبی کریم علیہ السلام سے آج تک کسی نے رغبت نہ کی ہر قرن، ہر زمانے کے مسلمان نفرت ہی کرتے رہے اور کرتے ہیں۔لہذا ثابت ہوا کہ یہ کوا خبیث ہے اور آیتِ کریمہ ویحرم علیہم الخبائث میں داخل ہے۔علامہ دمیری رحمتہ علیہ اللہ نے فرمایا۔

لانه حیوان خبیث الفعل خبیث المطعم

یعنی کوا خبیث العقل وخبیث المطعم حیوان ہے۔(حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۹۴)

۲۔کوا چونکہ موذی ہے اس کی طبیعت میں ایذا رسانی ہے اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس کو فاسق فرمایا اور محرم کے لیے بھی اس کے قتل کی اجازت دی۔ حالانکہ محرم کے لیے شکار حرام ہے لہذا ثابت ہوا کہ جس طرح اور موذی جانور ہیں یہ کوا بھی موذی ہے اور اسکا کھانا حرام ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کوا کھاتا ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے محرم کے لیے اس کے قتل کی اجازت اور اس کا نام فاسق رکھا۔ خدا کی قسم وہ طیبات سے نہیں ہے۔(سنن بیہقی جلد ۹ ص ۳۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کون ہے جو کوے کو کھائے جب کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کو فاسق فرمایا ہے خدا کی قسم یہ پاک جانوروں میں سے نہیں ہے۔(ابن ماجہ مترجم ص ۴۹۷)

تفسیر موضح القرآن صفحہ ۱۰۰ پر مذکور ہے کہ کوا ستھری چیز نہیں" بلکہ خبیث و ناجائز ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ جانور ہیں کوئی حرج نہیں اس شخص پر جو ان کو حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کر لے چوہا اور کوا اور چیل اور بچھوا اور کٹکھنا کتا" (مشکوۃ)

ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوا کہ یہ کوا موذی ہے اور فاسق جانور ہے، اس کا وہی حکم ہے جو سانپ بچھو، چوہے وغیرہ کا ہے، جس طرح چوہا، سانپ بچھو وغیرہ کھانا حرام ہے اسی طرح کوا کھانا بھی حرام ہے کنز میں ہے۔ لاالا بقع الذی یا کل المجیف یعنی ابقع جائز نہیں جو مردار کھاتا ہے اس کی شرح فتح المعین میں ہے ہوالذی فیہ سواء وبیاض ابقع وہ ہے جس میں کچھ سیاہی وسفیدی ہو جب صاحب کنز نے ابقع کو حرام فرمایا اور شارع نے ابقع کی تفسیر کر کے تعین کر دی کہ ابقع وہ ہے جس میں سیاہی وسفیدی ہو تو اب اس دیسی کوے کی حرمت میں کیا شبہ رہ گیا؟

داڑھی منڈانے کتروانے والوں کی سزائیں، وعیدیں اور مذمتیں

داڑھی کے متعلق ایک اہم فتویٰ
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان
کے قلم سے

- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نافرمان ہیں۔
- شیطان لعین کے محکوم ہیں۔ ■ سخت احمق ہیں۔
- رسول اللہ ﷺ ان سے بیزار ہیں۔ ■ اللہ ان سے بیزار ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔
- یہودی صورت ہیں۔ ■ نصرانی وضع ہیں۔ ■ فرنگیوں سے مشابہ ہیں۔
- مجوس کے پیرو ہیں۔ ■ ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں۔
- مصطفیٰ ﷺ کے گروہ سے نہیں۔
- انہیں اپنے ہم صورتوں نصارٰی و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں۔
- واجب تعزیر ہیں، شہربدر کرنے کے قابل ہیں۔
- مبدلین فطرت ہیں۔ مغیرین خلق اللہ ہیں۔
- زنانے مخنث ہیں۔ ■ خدا کے عہد شکن ہیں۔ ■ ذلیل و خوار ہیں۔
- گھنونے قابل نفرت ہیں۔ ■ مردود الشہادت ہیں۔
- پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے۔
- ہلاکت میں ہیں، مستحق بربادی ہیں۔
- دین میں بے بہرہ، آخرت میں بے نصیب ہیں۔
- عذاب الٰہی کے منتظر۔
- اللہ عزوجل سخت دشمن اور غضب کئے ہوئے ہیں۔
- صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں۔
- قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی۔
- اللہ و رسول کے ملعون ہیں۔ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں۔ اللہ و ملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے۔
- فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آمین کہی۔ اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہ فرمائے گا۔
- وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔ ■ اللہ عزوجل انہیں جہنم میں ڈالے گا۔

العیاذ باللہ تعالیٰ

فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۳۶، ۱۳۷